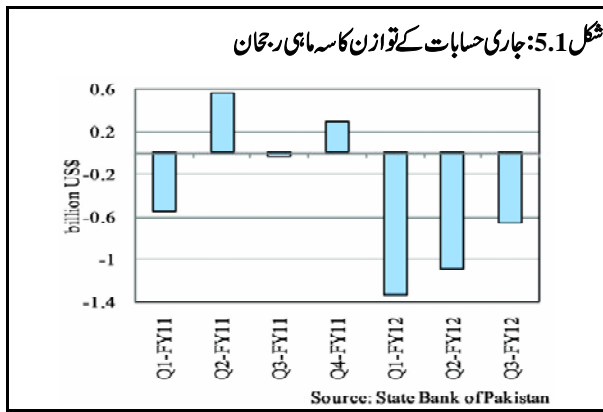


5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ



تیسری سہ ماہی کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتے کی اہم ترین پیش رفت اس میں توقع سے کم بگاڑ ہے (شکل 5.1)۔ خصوصاً مالی سال 2012ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران جاری حسابات کا خسارہ 0.7 ارب ڈالر رہا جو گزشتہ دو سہ ماہیوں کے خساروں سے خاصا کم تھا (جدول 5.1)۔ یہ بہتری زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران کثیر مقدار میں ترسیلات زر کی آمد اور نسبتاً کم تجارتی خسارے کی مرہون منت ہے۔

تاہم، جولائی تا مارچ مہ 12ء کے دوران بیرونی حسابات کا مجموعی خسارہ 2.7 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو مہ 11ء کی اسی مدت میں 1.8 ارب ڈالر فاضل رہا تھا۔ جیسا کہ ہمارے گزشتہ جائزوں میں کہا گیا تھا کہ مہ 11ء کی فاضل رقم کا باعث یکبارگی عوامل تھے، جنہیں جوں کا توں برقرار رکھنا مشکل تھا۔⁷²

جاری حساب میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت متوقع رقم ابھی تک موصول نہیں ہوئی ہیں۔ جولائی تا مارچ مہ 12ء کے دوران مالی اور سرمایہ کھاتوں میں بھی فاضل رقم کم تھی۔ اگرچہ پراجیکٹ گرانٹس میں اضافہ ہوا⁷³ تاہم اس مدت کے دوران تھری جی (3G) لائسنسوں کی نیلامی سے آمدنی اور پی ٹی سی ایل کی نجکاری سے بقایا جات حاصل نہیں ہو سکے۔

چنانچہ پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ جولائی تا مارچ مہ 12ء کے دوران دباؤ کا شکار رہے۔ مارچ 2012ء کے آخر تک مجموعی ذخائر 1.7 ارب ڈالر کی سطح پر آئے، جو گزشتہ سال کے ساتھ 16.5 ارب ڈالر ہو گئے جبکہ شرح مبادلہ میں اختتام جون 2011ء کی سطح سے 5.2 فیصد کمی واقع ہوئی۔

⁷² پاکستان کے جاری حسابات کے توازن میں چھ سال تک مسلسل خسارے کے بعد مہ 11ء میں فاضل رقم آئی۔ یہ غیر معمولی کارکردگی کیس کی قیمتوں میں غیر متوقع اضافے کی وجہ سے تھی، جو ریکارڈ برآمدی آمدنی اور تجارتی خسارے کو قابو میں رکھنے کا باعث بنا۔ اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت رقم کی آمد نے بھی جاری حساب کی بہتری میں کردار ادا کیا۔

⁷³ سرمایہ کھاتے میں منصوبہ جاتی گرانٹ، جو جولائی تا مارچ مہ 11ء کے دوران 89 ملین ڈالر تھیں، جولائی تا مارچ مہ 12ء کے دوران بڑھ کر 167 ملین ڈالر ہو گئیں۔

جدول 5.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ					
ارب ڈالر					
م 12ء			م 11ء		
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	جولائی تا مارچ	جولائی تا مارچ	جولائی تا مارچ
-0.7	-1.1	-1.3	-3.1	0.0	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-3.8	-3.7	-4.2	-11.7	-8.2	(i) تجارتی توازن
6.3	5.9	6.1	18.3	17.7	برآمدات
10.0	9.7	10.3	30.0	25.8	درآمدات
-0.8	-0.6	-0.7	-2.1	-1.1	(ii) خدمات کا کھاتہ
-0.7	-0.9	-0.6	-2.3	-2.2	(iii) آمدنی کا کھاتہ
4.5	4.2	4.2	12.9	11.4	(iv) جاری منقلیات
3.4	3.0	3.3	9.7	8.0	ترسیلات زر
0.4	0.0	0.6	1.0	1.8	ب۔ مالی سرمایے کا توازن
0.1	0.3	0.3	0.6	1.2	(i) براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
0.0	-0.1	0.0	-0.1	0.2	(ii) بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری
0.3	-0.1	0.3	0.5	0.4	(iii) دیگر
-0.6	0.0	0.0	-0.6	0.0	ج۔ اغلاط اور بھول چوک
-0.9	-1.0	-0.8	-2.7	1.8	مجموعی توازن
			16.5	17.6	زرمبادلہ کے ذخائر (31 مارچ)
			90.7	85.9	شرح مبادلہ (روپیہ / ڈالر) (31 مارچ)
ع۔ مجموعی					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

5.2 جاری کھاتہ

م 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران توقع سے کم خرابی کے باوجود جولائی تا مارچ م 12ء کے لیے جاری حسابات کا خسارہ 3.1 ارب ڈالر ریکارڈ کیا گیا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے 10 ملین ڈالر کے خسارے سے بہت زیادہ تھا۔

تجارتی کھاتہ سب سے زیادہ متاثر ہوا جس کا خسارہ جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران 11.7 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ یہ جولائی تا مارچ م 11ء کے دوران 8.2 ارب ڈالر تھا۔ اس کا بنیادی سبب درآمدات کا تیزی سے بڑھنا تھا، جس کے باعث برآمدات میں معتدل نمو کے اثرات زائل ہو گئے۔

خدمات میں خسارہ جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً دو گنا بڑھ کر 2.1 ارب ڈالر ہو گیا، جس کی بنیادی وجہ اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت رقم کی عدم وصولی ہے۔⁷⁴ تاہم حکومت پر امید ہے کہ اس مدت میں م 12ء میں 400 ملین ڈالر وصول ہو جائیں گے۔

اس کے مقابلے میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں 21.2 فیصد نمو کے باعث جاری منقلیوں کی اشد ضروری معاونت جاری رہی۔ تیسری سہ ماہی میں مضبوط بحالی سے ظاہر ہوتا ہے کہ م 12ء کے آخر تک ترسیلات زر کی سالانہ آمد 13 ارب ڈالر سے تجاوز کر سکتی ہے (شکل 5.2)۔

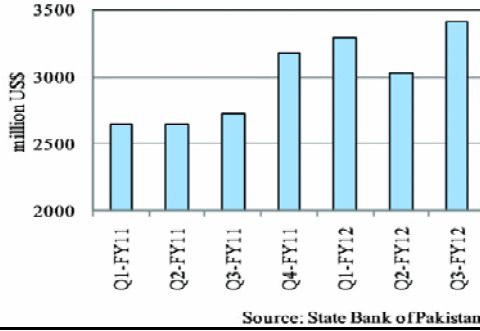
5.3 مالی اور سرمایہ کھاتہ

مالی اور سرمایہ کھاتے میں جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران ایک ارب ڈالر کی کم فاضل رقم آئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران فاضل رقم 1.8 ارب ڈالر تھی۔ اس کمی کی بڑی وجہ خالص بیرونی سرمایہ کاری میں 66 فیصد سال بسال کمی تھی۔

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری جولائی تا مارچ م 11ء میں 1.2 ارب ڈالر تھی جو تیزی سے کم ہو کر جولائی تا مارچ م 12ء کے

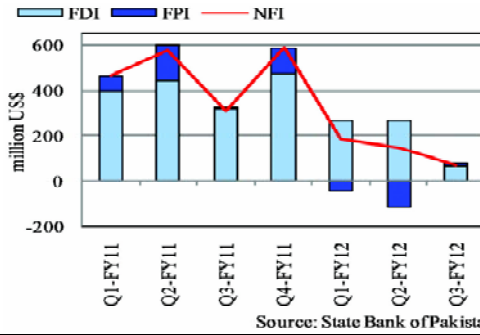
⁷⁴ حکومت کو م 11ء کے دوران سی ایس ایف کے تحت 743 ملین ڈالر وصول ہوئے۔

شکل 5.2: کارکنوں کی سہ ماہی ترسیلات زر



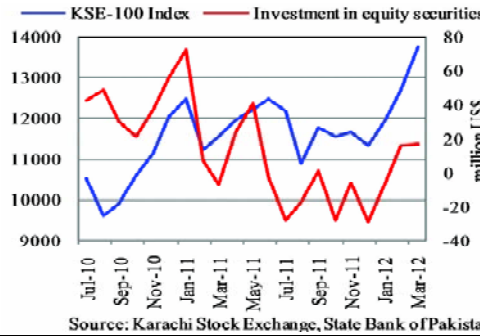
دوران 0.6 ارب ڈالر رہ گئی (شکل 5.3)۔ گزشتہ چند برسوں سے بیرونی سرمایہ کاری میں مسلسل کمی سے مالی کھاتے پر بوجھ پڑ رہا ہے۔ پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کے راستے میں اندرونی مسائل بڑی رکاوٹ ہیں۔ واضح رہے کہ مالی بحران کے باعث عالمی معیشت کی سست رفتاری کے اثرات سے خطے کی معیشتیں نکل آئی ہیں اور ان میں بیرونی سرمایہ کاری کی آمد بحال ہو گئی ہے (بکس 5.1)۔

شکل 5.3: خالص بیرونی سرمایہ کاری



اس سال ایکویٹی اور حکومتی تمسکات میں بھی بیرونی سرمائے کی آمد کم رہی۔ تاہم کے ایس ای 100 انڈیکس میں تیزی کے حالیہ رجحان سے س م 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کراچی اسٹاک ایکسچینج میں بیرونی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوئی (شکل 5.4)۔

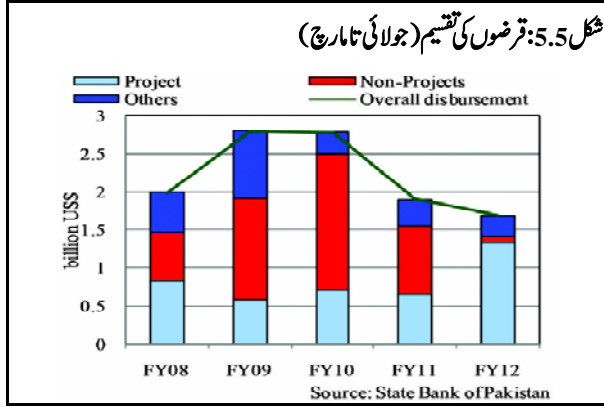
شکل 5.4: ایکویٹی تمسکات میں بیرونی سرمایہ کاری



پاکستان کی عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک جیسے عالمی مالی اداروں سے منصوبہ جاتی اور غیر منصوبہ جاتی قرضوں کے حصول کی ایک طویل تاریخ ہے۔⁷⁵ تاہم اس نوع کی قوم کی آمد حالیہ برسوں میں کم ہوئی ہے (شکل 5.5)۔ عالمی مالی ادارے آئی ایم ایف سے لیٹر آف کمفرٹ کے بغیر اس نوع کی امداد فراہم کرنے سے ہچکچاتے ہیں کیونکہ فی الوقت پاکستان آئی ایم ایف کے کسی پروگرام میں شامل نہیں۔⁷⁶

75 منصوبہ جاتی قرضہ مکمل طور پر ایک معین منصوبے کے لیے ہوتا ہے اور یہ دیگر مقاصد کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ پروگرام قرضہ کو نہ صرف مخصوص منصوبوں بلکہ مجموعی معاشی ترقی کے لیے بھی محدود کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک منصوبہ جاتی قرضہ انفراسٹرکچر بہتر بنانے یا ذمہ کی تعمیر کے لیے دیا جاتا ہے۔ جبکہ پروگرام قرضہ سماجی خدمات، بشمول غربت میں کمی وغیرہ کے لیے دیا جاتا ہے۔

76 آئی ایم ایف عوامان ممالک کو لیٹر آف کمفرٹ جاری کرتا ہے، جو فنڈ کے ساتھ کسی پروگرام میں شریک ہوتے ہیں۔



5.4 زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ

پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر آخر جون 2011ء کے 18.3 ارب ڈالر سے گزر کر مارچ 2012ء کے آخر میں 16.4 ارب ڈالر ہو گئے۔ پورے مالی سال 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر کم ہوئے، جبکہ اس مدت کے دوران جدولی بینکوں کے ذخائر میں اضافہ ہوا (جدول 5.2)۔

اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں کمی قابل فہم ہے کیونکہ مرکزی بینک جولائی تا مارچ م س 12ء کے دوران بازار مبادلہ میں 828.8 ملین ڈالر کا خالص فروخت کنندہ رہا۔ علاوہ ازیں، اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران آئی ایم ایف کو 720 ملین ڈالر (سود اور اصل رقم) واپس کیے۔⁷⁷

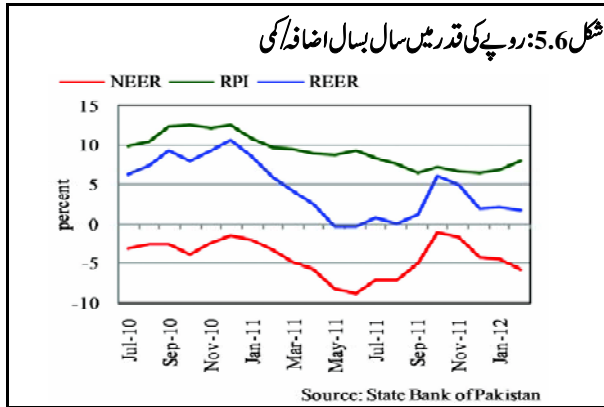
دوسری جانب جدولی بینکوں کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ تاجروں کی جانب سے ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی تھی کیونکہ پاکستانی روپیہ کی قدر میں کمی کے باعث یہ قرضے مہنگے ہو گئے تھے۔ روپیہ پر دباؤ سے بیرونی کرنسی کے کھاتوں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور اس کی رقوم بڑھ گئیں۔⁷⁸

مجموعی طور پر روپیہ کی قدر میں تجارتی شراکت داروں کی کرنسیوں کے مقابلے میں سال بسال 5.7

جدول 5.2: پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر کی صورتحال (اختتامی مدت)

ارب ڈالر	م س 11 چھٹی سہ ماہی	م س 12 پہلی سہ ماہی	م س 12 دوسری سہ ماہی	م س 12 تیسری سہ ماہی
اسٹیٹ بینک آف پاکستان	14.8	13.7	12.9	11.8
کمرشل بینک	3.5	3.7	4.0	4.6
مجموعی ذخائر	18.3	17.3	16.9	16.4

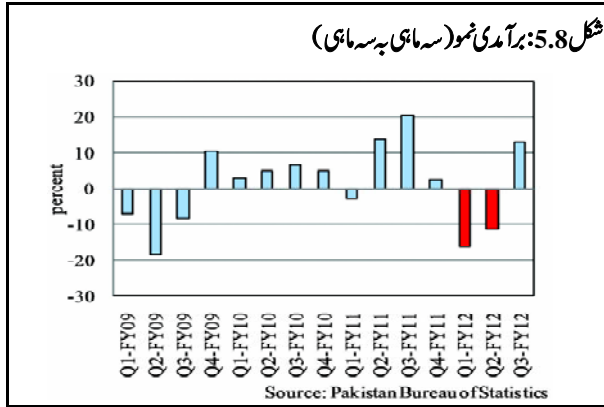
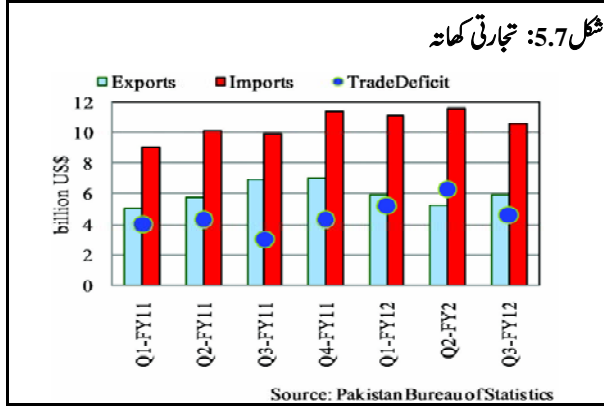
ماخذ: بینک دولت پاکستان



فیصد کمی واقع ہوئی۔ تاہم اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کے اثرات ملکی گرانے کے دباؤ کی وجہ سے زائل ہو گئے۔ چنانچہ اس مدت کے دوران روپیہ کی قدر میں حقیقی معنوں میں 1.7 فیصد اضافہ ہوا (شکل 5.6)۔

⁷⁷ عالمی مالیاتی اداروں کو ادائیگیاں عموماً بین الاقوامی بینک زرمبادلہ کی منڈی میں نہیں آتی ہیں۔

⁷⁸ ایف ای 25 ڈپازٹس میں جولائی تا مارچ م س 12ء کے دوران 752 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 349.5 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔



5.5 تجارتی کھاتہ

پاکستان کے تجارتی خسارے میں جولائی تا مارچ م 12 کے دوران 42.6 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا اور یہ 16.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 11.3 ارب ڈالر تھا۔

تاہم مجموعی اعداد و شمار سے م 12 کی تیسری سہ ماہی میں ہونے والی بہتری کے اثرات ظاہر نہیں ہوتے۔ تیسری سہ ماہی کے دوران خسارے میں سہ ماہی بہ سہ ماہی بنیادوں پر 26.6 فیصد کی ہوئی تھی جبکہ اس سے قبل مسلسل تین سہ ماہیوں کے دوران اس میں اضافہ ہو رہا تھا (شکل 5.7)۔ ابھی یہ دیکھنا باقی ہے کہ مالی سال 12ء کی آخری سہ ماہی میں یہ رجحان جاری رہتا ہے یا نہیں۔

برآمدات

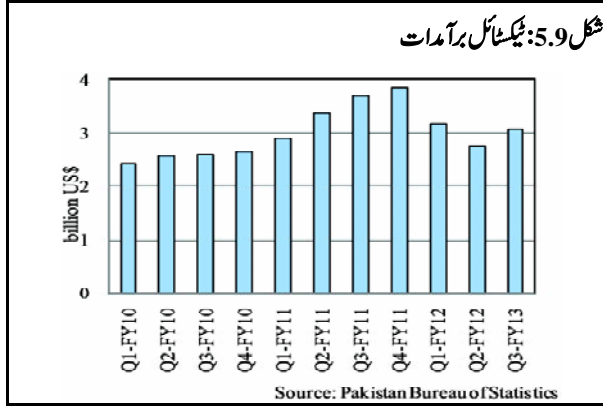
مجموعی طور پر برآمدات میں جولائی تا مارچ م 12 کے دوران 3.2 فیصد کی واقع ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں گزشتہ برس کی اسی مدت میں 26.1 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ سب سے زیادہ کمی ٹیکسٹائل کے شعبے میں ہوئی اور اس کے بعد خوراک اور پیٹرولیم کے گروپوں کا نمبر آتا ہے۔

تاہم، م 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں 13.0 فیصد کا اضافہ ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے (شکل 5.8)۔ اگر اسے ملک میں توانائی کی مسلسل قلت، عالمی طلب کی سست رفتار بحالی اور ملک کی داخلی سلامتی سے متعلق خدشات کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ صورتحال خاصی خوش آئند ہے۔

اس بحالی کا ایک حصہ وقتی ہے اور اسے مقدار میں اضافے سے تقویت ملی ہے۔ نیز یہ تبدیلی ٹیکسٹائل اور غیر ٹیکسٹائل دونوں زمروں میں دیکھی گئی ہے۔

ٹیکسٹائل

ٹیکسٹائل کی برآمدات میں جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران سال بسال بنیادوں پر 9.5 فیصد کی واقع ہوئی۔ اس کے برعکس گزشتہ برس کی اسی



مدت کے دوران 31.5 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ مقدار میں کمی ہے، جبکہ اکائی مالیت کے مثبت اثرات مرتب ہوئے (شکل 5.9)۔

مجموعی لحاظ سے ٹیکسٹائل کی برآمدات میں کمی میں پست اضافہ قدر (یعنی سوئی دھاگہ، خام کپاس، سوئی کپڑا، اور سینٹھنیک ٹیکسٹائل) اور بلند اضافہ قدر (یعنی اوئی ملبوسات، بستر کی چادریں وغیرہ، تولیہ اور تیار شدہ ملبوسات) دونوں زمروں نے کردار ادا کیا۔ پست اضافہ قدر کی ٹیکسٹائل کے ضمن میں قیمت کے اثر نے نمایاں کردار ادا کیا جبکہ بلند اضافہ قدر کی ٹیکسٹائل کے ضمن میں مقدار کا منفی اثر ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کا باعث بنا (دیکھئے جدول 5.3)۔

مزید برآں، مختلف ممالک کی ٹیکسٹائل برآمدات کے تجزیے (مقدار پر مبنی) سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپی یونین کی منڈی میں پاکستانی ملبوسات کی برآمدات کی کارکردگی اپنے مسابقت کاروں کے مقابلے میں بہتر رہی ہے (ضمیمہ 1)۔

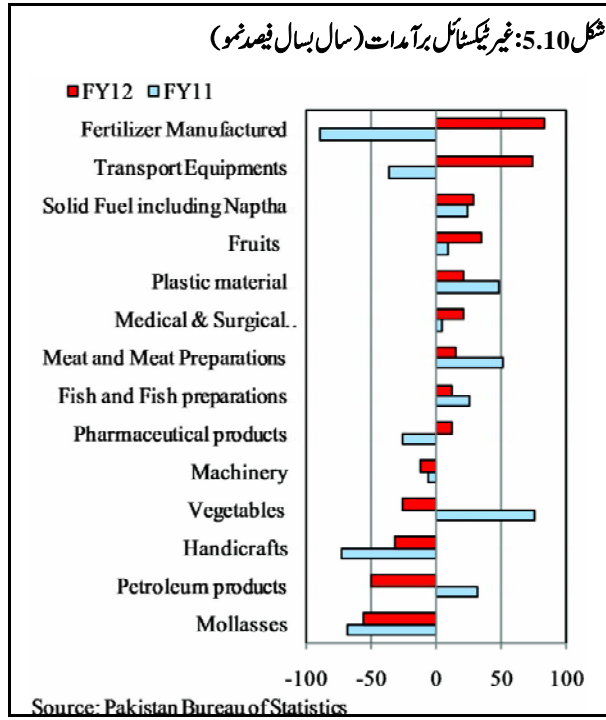
جدول 5.3: اہم ٹیکسٹائل برآمدات قیمت اور حجم کا اثر (سال بسال) (جولائی مارچ مہ 12) - ملین ڈالر			
قیمت	مقدار	کامل تبدیلی	
		-939.1	ٹیکسٹائل گروپ
			جس میں
-103.7	189.0	85.4	خام کپاس
-308.3	-115.9	-424.3	سوئی دھاگہ
0.3	-0.4	-85.1	سوئی کپڑا
216.8	-415.1	-198.3	اوئی ملبوسات
117.3	-309.2	-191.9	بستر کی چادریں اور نیکے غلاف
59.9	-99.6	-39.7	تولیہ
270.8	-305.6	-34.8	تیار ملبوسات
81.2	-101.5	-20.3	آرٹ سلک اور سینٹھنیک ٹیکسٹائل
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات			

اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پاکستان عموماً پست اضافہ قدر کی حامل اشیاء برآمد کرتا ہے، جو آمدنی میں تبدیلیوں کا زیادہ اثر قبول نہیں کرتیں، یعنی طلب بری طرح متاثر نہیں ہوتی، خواہ ملک (جہاں برآمدات جاتی ہیں) معاشی مشکلات کا شکار ہو۔

غیر ٹیکسٹائل

غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں جولائی تا مارچ مہ 12ء کے دوران 4.8 فیصد نمو ہوئی اور گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 19.6 فیصد نمو ہوئی تھی جبکہ دیگر اشیاء سازوں کی برآمدات 20.9 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی، پیٹرو لیئم گروپوں کی برآمدات میں بالترتیب 20.3 فیصد کمی ہوئی جس کی بنیادی وجہ ان کی مقدار میں کمی ہے (شکل 5.10)۔

مہ 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران استحکام ظاہر کرنے کے باوجود چٹاؤل کی برآمدات میں جولائی تا مارچ مہ 12ء کے دوران 5.0 فیصد کمی



واقع ہوئی۔ اس کے مقابلے میں جولائی تا مارچ م س 11ء میں یہ کمی 2.2 فیصد تھی۔ اکائی قدر میں اضافے کے باوجود باسستی اور غیر باسستی چاول، دونوں کی کم مقدار اس کمی کا محرک بنی (جدول 5.4)۔ رائس ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (REAP) کے مطابق باسستی چاول کی برآمدات میں کمی اس لیے واقع ہوئی کہ ایران (جو م س 11ء میں پاکستان کے لیے چاول کی تیسری سب سے بڑی منڈی تھی) نے خاصی کم قیمتوں کے سبب بھارت سے درآمد کا فیصلہ کیا۔

آنے والے مہینوں میں پاکستان کے غیر باسستی چاول کی برآمدات میں ویت نام (جو دنیا کے سب سے بڑے برآمد کنندگان میں سے ایک ہے) میں متوقع عمدہ فصل کی وجہ سے کمی واقع ہو سکتی ہے۔ دوسری جانب بھارتی چاول کے ذخائر ختم ہونے سے باسستی چاول کی برآمدات میں بہتری آسکتی ہے۔

جدول 5.4: غیر ٹیکسٹائل برآمدات (جولائی تا مارچ م س 12)

(ملین ڈالر)

قیمت کا اثر	مقدار کا اثر	قیمت کا اثر
152.2	-231.8	چاول
63.6	-345.9	پتھر و لیم مصنوعات
-0.3	-467.8	چمڑے کے ملبوسات
-15.7	-10.2	سینٹ
22.0	-9.5	ادویات
14.5	-21.9	دستانے
69.0	-6.9	پھل
-3.8	40.9	چمڑے کے دستانے
33.3	30.2	پلاسٹک میٹیریل
129.0	-30.6	ٹھوس ایندھن

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

دیگر ایشیا سازوں میں کھیلوں کے ملبوسات میں عمدہ معیار کی مصنوعات متعارف کرائے جانے کے بعد کھیلوں کے سامان کی برآمد میں اضافہ ہوا۔ آلات طب اور جراحی میں بھی اس شعبے میں کم برآمدی قیمتوں کے باعث اضافہ ہوا جس سے اس کی برآمدی آمدنی 30 سے 40 ملین ڈالر تک بڑھ گئی۔ اس سے قبل آلات طب و جراحی کی اکائی مالیت پاکستانی برآمد کنندگان کے مابین سخت مسابقت کے باعث کم رہی تھی۔ تاہم، میڈیکل اینڈ

سرجیکل ایسوسی ایشن آف پاکستان کی کوششوں کے نتیجے میں کم سے کم برآمدی قیمت کے نفاذ کے باعث برآمد کنندگان عالمی منڈی میں اپنی مصنوعات زیادہ قیمتوں پر فروخت کرنے کے قابل ہو سکے۔ چنانچہ، ان کا معیار اور مارکیٹنگ سے متعلق حکمت عملی بھی بہتر ہوئی ہے۔

جدول 5.5: درآمدی کارکردگی (م 12ء)						
سال ہلال نمو (فیصد)			نمو میں حصہ (فیصد)			
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	
7.2	-11.6	2.1	4.0	-12.0	7.0	غذائی اشیا
-12.9	23.0	8.3	-8.5	20.0	15.0	مشینری
5.2	-5.4	2.5	1.2	-2.1	1.7	ٹرانسپورٹ
62.6	22.5	33.3	70.6	46.7	127.1	پیٹرولیم
-0.9	-1.3	-38.3	-0.3	-0.5	-51.5	ٹیکسٹائل
24.0	39.6	-4.2	17.3	36.5	-10.1	زریعی اور کیمیکل
6.3	12.6	1.1	1.9	5.2	1.1	دھاتیں
-9.7	-3.2	-9.5	-0.9	-0.5	-3.5	متفرق
23.1	14.8	7.0	100	100	100	کل

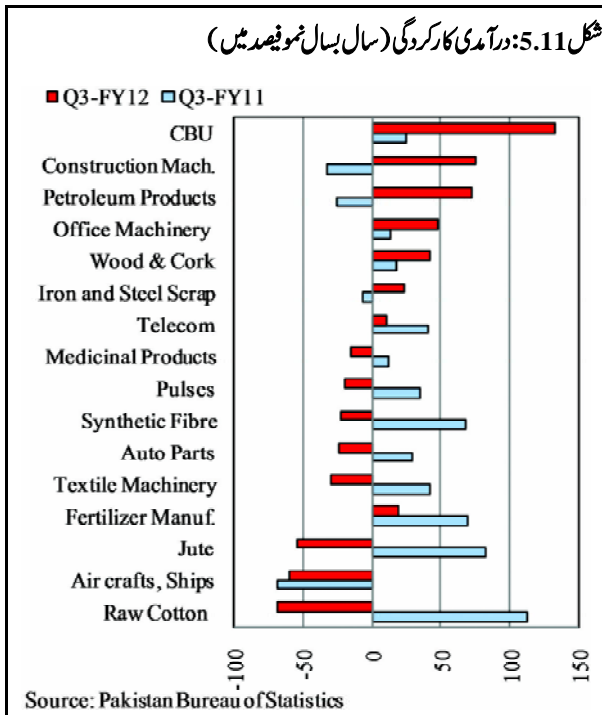
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

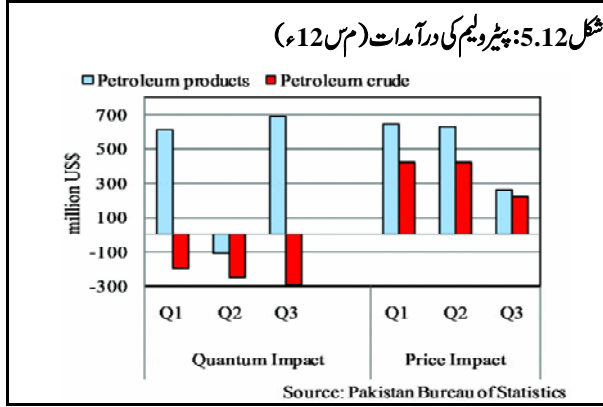
پاکستان نے بھارت کو سیمنٹ کی برآمد شروع کر دی ہے اور توقع ہے کہ آنے والے مہینوں میں اکائی مالیت اور مقدار میں اضافہ ہوگا۔ پاکستان کو بھارتی منڈی میں قیمت کا فائدہ حاصل ہے کیونکہ بھارت میں پہنچنے والے سیمنٹ کی لاگت 30 سے 40 روپے فی یوری ہے، جو پاکستان سے زیادہ ہے لیکن خروہ قیمتیں اب بھی بھارت سے کم ہیں۔

دوسری جانب پیٹرولیم مصنوعات کی برآمد میں کمی واقع ہوئی کیونکہ مقامی ریفا سٹریوں نے عالمی منڈی میں تیل کی بلند قیمتوں اور گردش قرضے کے مستقل مسئلے کی وجہ سے خام تیل کم مقدار درآمد کیا تھا۔

درآمدات

مجموعی طور پر درآمدات میں جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران 14.7 فیصد کمی ہوئی جبکہ جولائی تا مارچ م 11ء کے دوران یہ نمو 15.6 فیصد تھی۔ سہ ماہی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ م 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران درآمدات کی نمو میں 7 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سہ ماہیوں میں یہ کمی بالترتیب 14.8 اور 23.1 فیصد تھی (جدول 5.5)۔ ماسوائے پیٹرولیم کے، درآمدات میں نمو گزشتہ سال کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم رہی اور م 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران منفی ہو گئی۔ م 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران درآمدات میں کمی کا ایک اہم سبب خام تیل، شکر، پام اور سویا بین تیل، خام کپاس، مصنوعی ریشہ اور لوہے و فولاد کی درآمدی مقدار میں کمی تھی۔ دوسری جانب، تقریباً تمام درآمدات کے لیے قیمت کا اثر زیادہ اور مثبت رہا۔





ضروری نہیں ہے کہ درآمدی مقدار میں اس کی سے ملکی طلب میں کمی کی عکاسی ہوتی ہو۔ مثال کے طور پر کپاس اور گنے کی بہتر فصل ان کی درآمدات میں کمی کا باعث بنی جبکہ جہاز شکنی کی صنعت میں کچھ بحالی سے لوہے اور فولاد کی درآمدات میں کمی واقع ہوئی۔ اسی طرح پام اور سویا بین تیل کی درآمد میں کمی ان کے ملکی ذخائر کی بلند سطح کے سبب تھی۔ خام تیل کے ضمن میں ذخائر اور گردش قرضوں کے مسئلے نے ریفائنریوں کو کم خام تیل درآمد کرنے کی ترغیب دی۔

جدول 5.6: موٹر گاڑیاں (جولائی مارچ)			
ملین ڈالر			
12 م	11 م	10 م	
1,161.6	958.1	844.4	موٹر گاڑیاں
جس میں			
599.4	446.0	378.4	موٹر کاریں
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات			

غذائی اشیاء کی درآمدات میں م 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 1.7 فیصد سال بسال نمو ہوئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران ہونے والی 60.6 فیصد نمو سے بہت کم تھی۔ اس کی ایک وجہ ملکی شکر کی وافر مقدار میں دستیابی تھی، جس نے اس سال شکر کی درآمد کے امکانات ختم کر دیے۔ گذشتہ سال شکر کی خاصی درآمدات کے باعث خوراک کا درآمدی بل زیادہ ہو گیا تھا۔

خام کپاس کی درآمدات میں م 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اچھی ملکی فصل کی وجہ سے سال بسال کی واقع ہوئی (شکل 5.11)۔

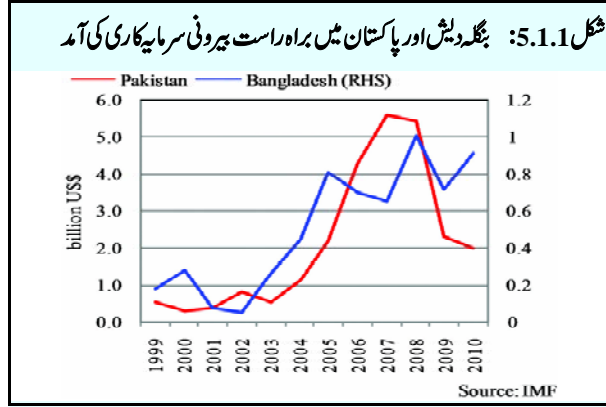
عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے پیٹرولیم کی درآمدات میں جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران حسب توقع 37.7 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ اضافہ 10.1 فیصد تھا۔ م 12ء کی صرف تیسری سہ ماہی میں درآمدات میں 72.8 فیصد کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ حجم اور کائی مالیتوں میں اضافے کی وجہ سے ہوا تھا۔ دوسری جانب خام تیل کی درآمدات میں اضافہ مکمل طور پر قیمت کے اثر کی وجہ سے تھا کیونکہ اس کے حجم میں کمی واقع ہوئی تھی (شکل 5.12)۔

مکمل ساختہ یونٹس (سی بی یوز) (کاریں)؛ تعمیراتی مشینری، دفاتر میں استعمال ہونے والی مشینری اور ٹیلی مواصلات کی درآمدات میں جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران اضافہ ہوا، خصوصاً کاروں کی درآمدات میں جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران تقریباً 200 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔ اس کے مقابلے میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ اضافہ 113.7 ملین ڈالر تھا (جدول 5.6)۔ اسے کاروں کی درآمد میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جو موٹر گاڑیوں کی درآمدات میں 75 فیصد اضافے کا سبب ہے۔ مارکیٹ ذرائع کے مطابق پاکستان نے جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران استعمال شدہ کاروں کے تقریباً 34,500 یونٹ درآمد کیے۔ اس کے مقابلے میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 6000 یونٹ درآمد کیے گئے تھے۔ اس کی بنیادی وجہ استعمال شدہ کاروں کی عمر کی حد کو تین سال سے بڑھا کر پانچ سال کرنا ہے۔

بکس 5.1: پاکستان کی جاں بلب براہ راست بیرونی سرمایہ کاری۔ ہم سے کہاں غلطی ہوئی؟

آئی ایم ایف کی جانب سے کیے گئے حالیہ عالمی اقتصادی جائزے کے مطابق ترقی پذیر ممالک کو براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی رقم، جو 2009ء میں 280 ارب ڈالر تھی، ان میں بحالی کا امکان ہے اور یہ 2011ء میں بڑھ کر 364 ارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہیں۔ یہ جنوبی ایشیا کی متعدد معیشتوں، بالخصوص بنگلہ دیش کے بارے میں درست ہے جس کی معیشت اور پاکستان میں کئی مشترک خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے (شکل 5.1.2)۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملکی عوامل، مثلاً توانائی کا بحران، مجموعی معاشی عدم استحکام اور امن و امان کی صورتحال پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ ورلڈ ایکٹو فورم کی



عالمی مسابقت سے متعلق رپورٹ 2011-12ء کے مطابق پاکستان مسابقت کے لحاظ سے اپنے مد مقابل ممالک سے پیچھے ہے۔ پاکستان کے معاشی حالات (جس میں مالیاتی نظم و نسق، گرانی، شرح سود کا تقاضا اور ملک کی کریڈٹ ریٹنگ شامل ہیں) بدترین ہیں اور 142 ممالک میں یہ 138 ویں نمبر پر ہے اور بنگلہ دیش 75 ویں نمبر پر۔ اسی طرح پاکستان میں کاروبار کو ہشت گردی سے بھاری نقصان پہنچا ہے (صومالیہ کے بعد دنیا بھر میں بدترین)۔ مجموعی درجہ بندی میں بنگلہ دیش کا نمبر 108 واں اور پاکستان کا 118 واں ہے۔⁷⁹

جدول 5.1.1: گزشتہ 15 برسوں کے دوران شعبہ دار اور ذریعہ دار بلا واسطہ بیرونی سرمایہ کاری

فیصد حصہ					
شعبہ دار براہ راست بیرونی سرمایہ کاری		بیرونی سرمایہ کاری کے ذرائع			
بنگلہ دیش	پاکستان	بنگلہ دیش	پاکستان		
28.8	27.6	27.0	21.4	ٹیلی مواصلات	
24.8	24.6	24.2	11.2	پٹرولیم، بجلی، تیل اور گیس	
7.0	18.5	6.2	15.9	مالی کاروبار	
10.5	1.4	4.3	2.2	ٹیکسٹائل	
2.6	1.1	6.7	5.6	سینٹ	
26.3	26.8	31.6	43.7	دیگر	
ماخذ: پورڈ آف انوسٹمنٹ، بنگلہ دیش، بینک دولت پاکستان					

⁷⁹ عالمی مسابقت سے متعلق رپورٹ 2007-08ء میں پاکستان کو 92 واں درجہ دیا گیا تھا، جبکہ بنگلہ دیش 107 ویں پوزیشن پر تھا۔